نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عیعہ | قیمت سالیانہ مع محصول ے

نمبر ۳۶ - جلد ۷ | لودیانہ ۴ ستمبر ۱۸۷۹ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

غزل

من تصنیف مسٹر جیمس جیکب کلرک چہارم ڈپٹی کمشنر آفس رہتک

۱- مجھے عیسیٰ کی فرقت میں نہایت بیقراری ہی۔
بجز اسکے میرا جینا اس دنیا میں بھاری ہی۔

۲- ہو لجب سے جدا یارب میرا وہ دلبر خالق -
ہمیشہ دیدہ گریاں سے بحر اشک جاری ہی

۳- امید وصل عیسیٰ میں میں ہوں اب مبتلا ایسا -
شب و روز اسکی آمد کی مجھے بس انتظاری ہی۔

۴- شتابی ہو مجھے حاصل وصال حضرت عیسیٰ -
کہ نت آنکھوں پھر جسکی مجھے اب یادگاری ہی

۵- یقین ہر شاد کو کامل شفاعت کا مسیحا سے -
کہ اپنی عمر جسکے یاد میں اسنے گذاری ہی -

نورافشاں

ہندوستان کی صنعت اور حرفت

کچھ روز گذرے سول اینڈ ملیٹری گزٹ میں ایک آرٹیکل دیکھا گیا تھا جسمیں ہندوستان کی حرفت اور صنعت کی بابت ایک عمدہ بحث مابین ہمارے معزز سکرٹری جناب لیپل گریفن صاحب بہادر سی ایس آئی وجناب ڈاکٹر بڑ وڈ صاحب مقیم لندن کے مندرج تھی ڈاکٹر صاحب کا راء تھا کہ کسی زمانہ میں ہندوستان کے صناع اور حرفت پیشہ اعلے درجہ کے اور انکی صنعتیں عمدہ اور لاثانی ہوتی تھیں مگر ولایت کی بنی ہوئی چیزوں کی آمد اور اُن کے رواج عام کے سبب وہ ملکی کاریگریاں غائب ہوگئے اور اُن کی کاریگریاں بالکل معدوم - اب جو چیزیں بنتی ہیں اُن میں کچھ تو ہندوستانی طرز اور کچھ انگریزی ڈھنگ ملا ہوا ہی اور چونکہ دونوں ناکامل یعنے ادھا ادھر اور ادھا ادھر ہیں اسیواسطے عام پسند نہیں - گورنمنٹ وقت نے فن قالین بافی وغیرہ میں البتہ کچھ امداد کی ہی مگر وہ امداد صرف جیلخانوں کی دیوار و نکے اندر محدود ہی جہاں ہر قسم کے بدمعاش ٹھگ ڈکایت چور اُچکوں وغیرہ نے تعلیم پائی ہی اور عام لوگ اسکو قیدیوں کا فن سمجھکر اُسکی تکیب سے شرمانے اور اپنے بچوں اسکی ترویج کو عار جانتے ہیں اور پھر بھی نمونہ انگریزی ڈھنگ کا ہوتا ہی جو رنگ آمیزی وغیرہ کے عدم لحاظ سے شناسا لوگوں کے نزدیک قابل تحسین نہیں ہی - ہمارے معزز سکرٹری صاحب کا جواب ہی کہ پنجاب میں شروع عملداری انگریزی کے پہلے قالین بافی کے نام سے بھی کوئی واقف نتھا اور اب جو قصور اور امرتسر وغیرہ اضلاع میں بعض باعث دلیسی لوگوں کی ارادے اُسکا رواج عام ہوگیا اور اچھے تحفہ قالین بننے لگ گئے ہیں تو یہہ انہیں کاریگروں کے طفیل سے ہی جو جیلخانوں میں رہکر وہاں کے سپرنٹنڈنٹونکی

ت تعلیم پا چکے تھے محنتی لوگ اور ہنر دوست انکے سیکھنے کو عار نہیں سمجھتے اور لاہور جیل میں وہ بھانتا کام ہرگز نہیں ہوتا بلکہ خاص ایک ہی ہندوستانی طرز کا ہے اور ایسا صفائی سے ہوتا ہے کہ یہاں کی ساخت کے نمونے کئی ایک دفعہ فرانس جرمن اور انگلستان کی نمایشگاہوں میں پیش ہوئے اور اپنی عمدگی کے صلہ میں انعام پا چکے بلکہ اُن کی پسندیدگی اسی سے ظاہر ہے کہ درخواست کنندوں کو مشکل کے ساتھ اور دیر دیر کے بعد اپنے کام کی نوبت ملتی ہے ✣

ہم بعض بعض باتوں میں اُن دونوں راؤں کے ساتھ متفق ہیں اور کہتے ہیں کہ بیشک کسی زمانہ میں ہندوستان کے صناع بڑے نام کے اور اُنکی صنعتیں بڑے کام کی ہوتی تھیں مگر ولایت کے نامی کارخانوں اور اُن کی بنی ہوئی چیزوں کے عام رواج نے اُن سب کو بالکل نکما کر دیا۔ ملتان اور مرزاپور کے قالین فی الحقیقت زبان زد عام ہیں اور اُس کام کے کاریگر اگر تلاش کئے جاویں تو وہاں مل سکتے ہیں مگر جب جیلخانوں کی ساخت کی چیزیں گو خاص ہندوستانی ڈھنگ کی کیوں نہ ہوں اُنکے نمونوں سے افضل اور سستی نکلتی ہیں تو اُن بچاروں کا عدم و وجود برابر ہے۔ ڈھاکہ کی ململ گویا جہان میں مشہور تھی اور دور دور ملکوں کے تاجر محض اسی ململ کی خرید کے لئے پانڈی چری سلہٹ وغیرہ مقامات میں جمع ہوا کرتے تھے اور وہاں کی کنارہ دار دھوتی ساڑھی دوپٹہ رومال اور نینوں سنیوں وغیرہ بھی کچھ کم نہ تھے بلکہ اب بھی کسیقدر گراں بکتے ہیں مگر جب سے منچسٹر کی بنی ہوئی چیزیں آنے لگ گئیں اور اُنہیں کا عام رواج ہو گیا تو تب سے وہ ململ ہاتھ ملتی رہ گئی۔ بنارس کا اسباب کیا ریشمی اور کیا زردار پنجاب کی دارائی اور گلبدن کشمیر کی شال اور رومال کچھ کم مشہور چیزیں نہیں ہیں مگر ولایت کے گوارنٹ ریشم اور الپاکہ وغیرہ نے اُنکی وہ کیفیت نہیں رہنے دی زیور اور ظروف راس کماری سے لیکے ہمالیہ پہاڑ تک جیسے اگے بنتے تھے اب اُنکا کوئی بنانیوالا نہیں رہا کیونکہ اُنکا کوئی خریدار نہیں ہندوستان کے شہر اور اُن چیزوں کے نام جو وہاں بنا کرتی تھیں البتہ ابتک قایم ہیں اور لوگ مثلاً اُنکا ذکر تذکرہ بھی کرتے ہیں مگر وہ چیزیں نہیں اور نہ اُن کے بنانے والے بات یہہ ہے کہ ملکی صنعت کی قدر اکثر اُسکی عام ضرورت پر موقوف ہوا کرتی ہے اور جب وہ ضرورت غیر ملکی اشیا سے عمدہ اور سستے طور پر پوری ہو جاوے تو پھر اپنے ملک کو کون پوچھتا ہے۔ ہمارے حکام یعنے صاحبان عالیشان کی نیت ابتک اس ملک میں سکونت کرنیکی نہیں ہے اور نہ وہ جم کر کہیں بیٹھتے ہیں اسواسطے اُنکے مصرف میں کل اپنی ہی ولایت کی چیزیں آتی ہیں اگر کوئی انگریزوں کے گھروں میں جا کے دیکھے اور اسبات کی پڑتال کرے کہ اس ملک کی چیزوں کی بہ نسبت کسقدر ولایتی چیزیں اُنکے استعمال میں آتی ہیں تو اُسکو صاف معلوم ہو جائیگا کہ کھانے کی چیزیں مثلاً گوشت کے اقسام طرح طرح کا شوربا اچار مربا روٹی بسکٹ اور مٹھائی قسم قسم کی ترکاریاں اُبلے ہوئے شلغم گاجر اور مٹر تک کے ٹین میں بند ہو کر ولایت سے آتی ہیں اور اُن کی میزوں پر چنی جاتی ہیں پہننے کی چیزوں کی نسبت ہم چنداں خوف نہیں ظاہر کرتے کیونکہ نہ وہ ہمارے یہاں ایسی بنتی ہیں اور نہ ہمارے پاس اُنکے بنانیکے سامان ہیں۔ کپڑے کے اقسام کیا ادنی اور کیا سوتی امیر سے امیر اور غریب سے غریب کے سب ولایت کے ہی پہنتے ہیں کیونکہ ہمارے ملک میں نہ تو ویسے پیدا ہوتے ہیں اور نہ ویسے سستے بک سکتے ہیں۔ یہہ تو نہیں کہہ سکتے کہ یہہ سب کپڑے جو ولایت سے آتے ہیں ہمارے ہی ملک کی روئی اور کپاس سے تیار ہوتے ہیں نہیں بلکہ اور ملکوں مثلاً امریکہ مصر چین اور جاپان وغیرہ جگہہ سے بھی روئی وہاں پہونچتی ہے اور علے ہذالقیاس ریشم بھی مگر بات یہہ ہے کہ انہیں خام اجناس کی بدولت یورپ کے عام حرفت پیشہ لوگ متمول بنگئے ہیں اور متمول بھی ایسے کہ جنکی دولت کا کچھ حد و حساب نہیں صرف اُن کے کارخانے اور قسم قسم کی کلیں ایسی ایجاد ہوتی ہیں کہ جنمیں لکھوکھا مرد اور عورت لڑکے اور لڑکیاں مزدوری کرکے اپنا گذارہ مزہ سے چلاتے ہیں سو وہاں کے حرفت پیشے تو غیر ملکوں سے خام اجناس منگوانے اور تیار کرکے پھر اُنہیں ملکوں میں بھیجنے سے تونگر بنگئے اور ہندوستان کے لوگ اپنے لئے آپ اسباب تیار کرنیکی بے لیاقتی سے نان شبینہ کے محتاج۔ یہہ صحیح ہے کہ سرکاری جیلخانوں میں قالین بافی اور دری وغیرہ کا ہنر بذریعہ قیدیوں کی معرفت شروع ہو گیا ہے اور اچھا چلتا ہے مگر ساتھ ہی ساتھ یہہ بھی ہے کہ وہ قیدیوں کے ہاتھ کا ہنر سمجھا جاتا ہے جسکی پیروی کرنے سے ہمارے اچھے اچھے لوگ ضرور شرماتے ہیں اور اُنکی اشاعت میں تن دہی نہیں کرتے سو اسلیے ضرور ہے کہ کوئی ایسی معقول تجویز نکالی جاوے کہ جس سے اسملک کی خام اشیا اسی ملک میں صرف ہوا کریں تاکہ یہاں کی پیداوار اور صرف دونوں کا نفع اور نقصان اسی ملک میں رہے ✣

باقی آئندہ

بقیہ محمدی دین خدا کی طرف سے ہی یا نہیں

پھر خدیجہ کے دو لڑکے محمد کے کہنے کے موافق دوزخ میں ہیں۔ کیونکہ وے ایام جاہلیت میں پیدا ہوئے اور خدیجہ کا وہ بیٹا جو محمد سے پیدا ہوا بہشت میں ہی کیونکہ وہ ظہور اسلام کے بعد پیدا ہوا پھر مسلمانوں کے لڑکے بہشت میں جاتے ہیں اور اَوروں کے دوزخ میں کیونکہ بقول اہل اسلام خدا کی یہی مرضی ہی۔ اور گنہگاروں کو بہشت میں پہنچانا اور راستبازوں کو دوزخ میں ڈالنا گویا خدا کے نزدیک عدل ہی۔ چنانچہ حدیث میں ابو ہریرہ کا قول ہی کہ رسول اللہ نے فرمایا بنی اسرائیل میں دو آدمی تھے جو آپسمیں دوست تھے ایک اُن میں سے طاعت میں کوشش کرتا اور دوسرا گنہگار تھا دیندار نے گنہگار سے کہا اپنے گناہوں سے باز آ اُسنے جواب دیا کہ مجکو میرے پروردگار پر چھوڑ تو آخر ایک دفعہ اُسے بہت برا گناہ کرتے پایا اور پھر اُسے کہا کہ گناہ سے باز آ۔ گنہگار نے جواب دیا میرے پروردگار پر مجھے چھوڑ دو تو کیا میری نگہبانی کیواسطے بھیجا گیا ہی دیندار نے کہا میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ تیرے گناہ معاف نہ کریگا اور تجھے بہشت میں نہ لیجاویگا تب خدا نے ایک فرشتہ بھیج کر دونوں کی جان لے لی اور وے دونوں خدا کے پاس پہنچے خدا نے گنہگار سے کہا تو بہشت میں جا اور دوسرے سے کہا کیا تو مجھے اپنے بندے پر رحم کرنے سے روک سکتا ہی اُسنے جواب دیا اے میری پناہ میں نہیں منع کرسکتا ہوں خدا نے فرشتوں سے کہا اس کو دوزخ کی آگ میں لیجاؤ +

قرآن اور حدیث کے رو سے ثابت ہی اور سب مسلمان اسکو مانتے ہیں کیونکہ یہہ اُنکے عقیدے کا ایک حصہ ہی کہ خدا خود مقرر کرتا ہی کہ آدمی اُسکی حکم عدولی کرے وہ خود اُنکو بہکاتا اور گمراہ کرتا ہی اور جب یہہ کرچکا تو جسکو چاہتا سزا اور جسکو چاہتا اُسی ہی کام کے لئے نیک جزا دیتا ہی چنانچہ بہت آیتوں سے ثابت ہی سورہ اعراف ۱۷۰ آیت سورہ جاثیہ ۲۳ آیت مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِي وَمَن يُضْلِلْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ۔ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ غِشَاوَةً فَمَن يَهْدِيهِ مِن بَعْدِ اللَّهِ جسکو اللہ دے راہ وہی پاوے راہ اور جسکو وہ بھٹکاوے سو وہی ہیں زیان میں اور راہ سے کھو یا اُسکو اللہ نے جانتا بوجھتا اور مُہر کی اُسکے کان پر اور دل پر اور ڈالی اُسکی آنکھ پر اندھیری پھر کون راہ پر لاوے اُسکو اللہ کے سوائے۔ پھر جب آدمی گناہ کرچکا تو جسکو چاہا سزا دیتا اور جسکو چاہا جزا دیتا ہی چنانچہ لکھا ہی سورہ مایدہ ۲۰ آیت يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ بخشے جسکو چاہے اور عذاب کرے جسکو چاہے اور اللہ سب چیزوں پر قادر ہی +

اور جس طرح جسکو چاہتا سزا دیتا اور جس طرح جسکو چاہتا بخشتا ہی اسی طرح بعضوں کو دوزخ کے لئے اور بعضوں کو بہشت کے لئے پیدا کیا چنانچہ لکھا ہی سورہ اعراف ۱۷۹ آیت سورہ زمر ۱۹ آیت سورہ سجدہ ۱۳ آیت وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ۔ أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ۔ أَفَأَنتَ تُنقِذُ مَن فِي النَّارِ وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا وَلَٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ یعنے ہمنے پھیلا رکھے ہیں دوزخ کیواسطے بہت جن اور آدمی بھلا جس پر ٹھیک ہوچکا عذاب کا حکم بھلا تو خلاص کریگا آگ میں پڑے کو اور اگر ہم چاہتے تو دیتے ہر جی کو سوجھ اُسکی راہ کی لیکن ٹھیک پڑی میری کہی بات کہ مجکو بھرنی دوزخ جنوں سے اور آدمیوں سے اکٹھے حدیث میں بھی ان باتوں کا مفصل بیان ہی چنانچہ لکھا ہی عایشہ کہتی ہی کہ ایکدفعہ کسی رفیق کے لڑکے کی تابوت پر نماز پڑھنے کو نبی بلایا گیا اُس سے میں نے کہا کہ ای رسول اللہ خوش ہو کیونکہ وہ لڑکا بہشت کی چڑیاؤں میں سے ایک چڑیا ہی اسلئے کہ اُسنے گناہ نہ کیا تھا نبی نے جواب دیا کہ شاید ایسا نہ ہو کیونکہ خدا نے اُنکو جو بہشت کیواسطے ہیں اُسوقت پیدا کیا کہ جب وے اپنے باپ کی صلب میں تھے اور دوزخ کے جانیوالوں کو بھی اُسی وقت۔ پھر مسلم بن یسار کا قول ہی کہ حضرت رسول اللہ نے فرمایا کہ فی الحقیقت خدا نے آدم کو پیدا کیا اور اپنے دہنے ہاتھ سے اُسکی پیٹھ کو چھوا اور ایک نسل اُس سے نکالی اور خدا نے آدم سے کہا میں نے بہشت کیواسطے یہہ نسل پیدا کی اور اُن کے کام بہشت کے جانیوالوں کی مانند ہونگے تب خدا نے پھر آدم کی پیٹھ چھوئی اور دوسری نسل نکالی اور کہا میں نے اُنکو دوزخ کے لئے پیدا کیا اور اُنکے کام دوزخ میں جانیوالوں کی مانند ہونگے پھر عبد اللہ ابن عمر کا قول ہے کہ ایک دفعہ رسول اپنے گھر سے دو کتابیں ہاتھ میں لئے نکلا اور پوچھا تم جانتے ہو کہ یہہ کیسی کتابیں ہیں کہا نہیں تو ہم کو بتلا تب اُسنے اُس کتاب کی بابت جو اُسکے دہنے ہاتھ میں تھی کہا کہ یہہ خدا کیطرف سے ہی اس میں بہشت کے لوگوں کا نام لکھا ہی +

باقی آیندہ

منقولات

ہندوستان کی صنعت

شملہ کی سوسائٹی نے نمایشگاہ صنعتی کو مقرر کرکے ہندوستان کو اِس بات کا بتانا چاہا ہے کہ صنعتی اشیا کی ترقی اور فروغ کے لئے نمایشگاہوں کا ہونا ایک بڑا زبردست آلہ ہے ہمارا ملک نمایشگاہوں کے فوایدسے واقف نہیں ہے نمایشگاہیں وہ چیزیں ہیں کہ اُنسے انسان کو دنیا کے حقایق اور اشیا کا علم حاصل ہو جاتا ہے سیکڑوں اور ہزاروں چیزیں اُسکی نظر سے گذر جاتی ہیں عمدہ عمدہ اشیاء کے بنانے اور طیار کرانے کا شوق دلوں میں پیدا ہوکر صنعت اور تجارت کی تحریص ہوتی ہے یورپ میں جابجا نمایشگاہیں مقرر ہیں ممالک دور و دراز سے بڑے بڑے صناع اور تاجر منتخب اشیاء لاکر متمتع اور کامیاب ہوتے ہیں۔ پھر دیکھو کہ یوروپ کی صنعت و تجارت کے مقابلہ میں کسی مُلک کی صنعت و تجارت کی کچھ حقیقت نہیں ہے۔ ہندوستان کی طرح یوروپ میں بھی میلے اور تماشے ہوتے ہیں مگر کوئی میلا اور کوئی مجمع قومی اور ملکی فایدے سے خالی نہیں ہوتا۔ ایک ہمارے ملک کے میلے ہیں جنمیں فحش اور بدتہذیبی کے سوا کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ کوئی عمدہ شے فروخت نہیں ہوتی۔ خاک پھانکتے جاؤ اور خاک پھانکتے چلے آؤ +

یوروپ میں جو میلا اور مجمع ہوتا ہے اُسمیں وہاں کے مہذب لوگوں کو یہہ خیال رہتا ہے کہ دیکھیں اس نمایشگاہ میں سب سے بڑھکر جنس کون شخص ایجاد کرکے پیش کرتا ہے اور سب سے زیادہ کون اپنی ریاضت اور محنت کا ثمرہ پاتا ہے۔ ہمارے ملک میں نہ نمایشگاہ ہے نہ اِس قسم کا لوگوں کے دلوں میں شوق ہے۔ اُنکو سُننے سے تو کیا بلکہ دیکھنے بھالنے سے بھی اِس قسم کی تحریص نہیں ہوتی۔ ہمارے ملک والے کسی امر میں ترقی کرنا نہیں چاہتے وہ تو تقدیر پر صابر و شاکر ہیں کہ جو کچھ قسمت کا ہوگا ویسے ہی چھپّر پھاڑ کر مل رہیگا۔ اگر مذاہب کے مختلف اصول پر نظر کیجائیگی تو ہندوستان میں فرقہ جبریہ کے سوا دوسرا فرقہ ہرگز نظر نہ آئیگا تعجب کی بات ہے کیا انسان محض مجبور اور پتھر پیدا ہوا ہے کہ اپنی طرف سے مطلق ہاتھ پانو نہیں ہلا سکتا۔ کیا خدا نے انسان کو عقل اسواسطے دی ہے کہ وہ ایسے گوہر بے بہا کو محض معطل چھوڑ دے اور جسکے سبب سے وہ تمام مخلوقات سے اول نمبر پر ہے اُسکو کام میں نہ لائے +

اِس معاملے میں ہمارے ہموطن نیم وحشی نہیں بلکہ پورے وحشی ہیں۔ وہ اُن تدابیر کو نہیں سوچتے جن سے حرفت و تجارت کو ترقی ہو۔ افلاس دور ہو۔ انگلستان ہمکو کہانتک سکھائے پڑھائے کہانتک ہمکو آدمی بنائے ہم خوب جانتے ہیں کہ اگر ہم اُن امور کا جو دولت و حشمت کی ترقی کے لئے مفید ہیں فلاں فلاں انتظام کرینگے تو ہمکو بڑا فایدہ حاصل ہوگا مگر کاہلی اور سُستی نے ایسا خراب کر رکھا ہے کہ وہ ہمکو کچھ بھی نہیں کرنے دیتی +

شملہ پر جو نمایشگاہ ہر سال ہوا کریگی وہ ایک نمونہ ہے جو گورنمنٹ نے ہمارے فایدہ کے لئے ہمکو دکھایا ہے اب مناسب ہے کہ ہم اُس نمونے پر چلیں اور جابجا ایسی ہی نمایشگاہوں کی بنا ڈالیں۔ اپنے ذاتی فواید پر نظر نہ کریں بلکہ قوم کے فواید کو مقدم سمجھیں جنمیں ہمارا فایدہ خود بخود نکل آئیگا۔ ہر ایک ضلع۔ ہر ایک شہر۔ بلکہ ہر ایک قصبے میں نمایشگاہوں کا مقرر ہونا کچھ بڑی بات نہیں۔ جابجا نئی نمایشگاہوں کو بھی جانے دو جو میلے ہندوستان میں مختلف اوقات پر ہوتے ہیں اور جنمیں لوگ مسافت دور دراز طے کرکے شامل ہوتے ہیں وہ خاصی قدرتی بنی بنائی نمایشگاہیں ہیں صرف اُنکا اہتمام کرنا اور اشتہار دینا کمیٹیوں یا ایجنٹوں کا کام ہے ہمارے ملک کی کمیٹیوں نے آجتک کوئی ایسا کام نہیں کیا جو ملک اور قوم کے حق میں مفید ہو۔ شہر کی صفائی کے لئے بھنگیوں اور سقّوں پر بار دھاڑ رکھنا یا کسی حاکم کے سامھنے کوئی سپاسنامہ۔ تعزیت نامہ پیش کرنا کچھ بڑی بات نہیں افسوس ہے کہ ہمارے ہموطن میونسپل کمیٹی کی ممبری کو مایہ اعزاز سمجھتے ہیں۔ مگر اُنکو یہہ خبر نہیں کہ آجکل ہماری کیا حالت ہے ہمارا ملک کیسے افلاس اور کیسی مصیبت میں پھنسا ہوا ہے۔ ہمکو کیا کرنا چاہئے۔ جابجا میونسپلٹیوں کے مقرر کرنے سے گورنمنٹ کا کیا منشا ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو ہر ایک میونسپل کمیٹی سلطنت جمہوری اور نوعی کا جز ہے گروہ قوم کی رفاہ اور فلاح کے لئے سب کچھ کرسکتی ہے مگر کرے کون۔ سکّونحس کو دیکھو ہر شخص اپنی اپنی نمود اور نمایش پر مٹا ہوا ہے جس مجمع اور گروہ پر ہندوستان کے عوام بھروسا کرتے ہیں اُنکو کچھ بھی پروا نہیں دیسی اخبارات میں روز بروز شایستگی آتی جاتی ہے اور اب اُنکی شیوع کو روز بروز ترقی ہے پس اخبارات سے جو کچھ امداد ایسے کاموں میں مل سکتی ہے اُسکے بیان کی کچھ حاجت نہیں +

ازکوہ نور

مراسلات

بقیہ مسیحی مذہب ہی منجانب اللہ ہوسکتا ہے

(اب سموئیل کی پیشنگوئیوں کا بیان ہوگا)

سموئیل کے نبی ہونے میں کسی کو شک وشبہ نہیں ہے یعنے

جو لوگ عہد عتیق و جدید کو کسیقدر مانتے ہیں وہ کبھی نہیں کہینگے کہ سموئیل نبی نہیں ہوا کیونکہ کلام اللہ سے صاف ظاہر ہی کہ بچپن ہی میں خدا اُسپر ظاہر ہوا اور ایک مخفی راز اُسکو بتایا یعنے اُسنے ایک پیشگوئی کی جو تھوڑی مدت کے بعد ہو بہو پوری ہوئی جیساکہ اُسکی کتاب سے ظاہر و ہویدا ہی۔ بعد ازاں اُسکو یہہ کام ملا کہ بادشاہت کے قایم ہونے کا بندوبست کرے اور اسمیں بھی اُسنے پیشگوئی کی اور وہ بھی پوری ہوگئی۔ اور داؤد کی بادشاہت کی بھی اُسنے پیشگوئی کی لیکن اُن پیشگوئیوں میں یہہ بڑا فرق ہی کہ جو پیشگوئیاں ساؤل کی نسبت ہوئیں وہ بہت جلد پوری ہوئیں مگر جو داؤد کی نسبت ہوئیں وہ دیر کے بعد وقوع میں آئی ہیں ٭

سموئیل کی پہلی کتاب میں اِس مدت کا بیان مفصل مذکور ہوا ہی بلکہ سموئیل کی دوسری کتاب کے پانچویں باب میں اسکا پورا بیان ہوا ہی اسکا مطلب یہہ معلوم ہوتا ہی کہ خدا کے کلام کے سب پڑھنے والوں کو معلوم ہو۔ کہ خدا کے وعدے کیسی ہی مشکل کیوں نہ ہوں تو بھی ضرور پورے ہونگے ٭

غرض اُسوقت جو پیشگوئیاں ہوئیں وہ سب ملکی انتظام سے متعلق تھیں کیونکہ کہانت کے خاندان کے بدلنے سے کچھ مذہبی تغیر و تبدل نہیں ہوا پس جسوقت ملکی تبدیل خاص ہوتی تھی اُسیوقت اُسکی پیشگوئی بھی کی جاتی تھی۔ سموئیل کے بعد جو پیشگوئیاں ہوئیں اُنکا بیان ہم سلسلہ وار نہیں کرینگے بلکہ اُنکو چند قسموں میں منقسم کرینگے یعنے بنی اسرائیل کے احوال میں سے ہر ایک سے جو جو پیشگوئیاں علاقہ رکھتی ہیں اُن کو الگ الگ بیان کرینگے ٭

یہہ بڑے احوال سات ہیں اوّل داؤد کی بادشاہت کا تقرر دوم سلیمان کی بادشاہت کا مقرر ہونا اور ہیکل کا تعمیر کرنا۔ سوئم بادشاہت کو تقسیم کیا جانا۔ چہارم اُتر والی بادشاہت میں بُت پرستی کا پھیل جانا پنجم اِس بادشاہت کا نابود ہونا۔ ششم یہودی بادشاہت کا نیست ہونا۔ ہفتم یہودیوں کی بحالی۔ اور ہیکل کا ازسر نو بنایا جانا اور پیشگوئیوں کا موقوف ہونا ٭ باقی آیندہ

اخبارات تار برقی

لنڈن ۲۶۔ اگست لارڈ چیمسفورڈ صاحب کیپ سے انگلستان میں آگئے۔ روس نے اِسبات کو منظور کرلیا ہی کہ ضلع کلجہ چینیوں کو واپس دیا جاوے ٭

مدراس ۲۷۔ ۲۲ اگست کو روٹا کمنڈ میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں گھاٹ ریلوے کی تجویز پیش کی گئی اور اُسپر غور ہوئی اِس جلسہ میں صرف ابتدائی معاملات طے ہوئے ٭

لنڈن ۲۷۔ اگست۔ کونٹ اینڈراسی صاحب کی جگہہ ابھی تک کوئی شخص مقرر نہیں ہوا کونٹ موصوف بالفعل پرنس بسمارک صاحب کی ملاقات کے واسطے جاتے ہیں اور پرنس موصوف بھی وائنا میں آکر کونٹ موصوف سے ملاقات فرمائینگے اِن ملاقاتوں کے یہہ معنے کئے گئے ہیں کہ اُن سے مابین جرمنی اور اسٹریا رابطہ اتحاد ظاہر ہوتا ہی ٭

عالیجناب ڈیوک آف کیمبرج کا خط مشتہر ہوا ہی جسمیں لفٹنٹ کیری صاحب کی رہائی کا حکم ہی کرنل ہیریسن صاحب کو اُس خطا سے تنبیہ کی گئی ہی ٭

شملہ ۲۸۔ اگست ۱۸۷۹ء۔ اودہ ڈویزن کی کمان پر بجائے جنرل چیمبرلین صاحب کے لفٹنٹ جنرل گریٹن صاحب متعلق ملتان مقرر ہونگے ٭

کرنل لٹل صاحب اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل رجمنٹ پیادگان دیسی نمبر ۳۳ کے نائب کمان افسر مقرر ہوئے ٭

بمبئی ۲۰۔ اگست ۱۸۷۹ء۔ بمبئی کے اخبار موسوم ٹائمس آف انڈیا اُسکے خاص کارسپانڈنٹ مقیم لنڈن کا بھیجا ہوا مندرجہ ذیل پیغام تار برقی مشتہر ہوا ہی لارڈ چیمسفورڈ صاحب نے بندرگاہ پلائی موتھ میں جہاز سے اوترنے پر مبارکباد فتحیابی حاصل کی۔ جناب عروج کا حضور پرنس آف ویلز نے شاہی کشتی پر نہایت خلوص دلی کے ساتھ استقبال کیا۔ اور لارڈ موصوف فی الفور جناب ملکہ معظمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جناب موصوفہ بالمورل کو تشریف لیجانے والی تھیں۔ صرف لارڈ موصوف سے ملاقات اور گفتگو کرنیکی خاطر اُنہوں نے اپنا جانا ملتوی فرمادیا۔ جناب ڈیوک آف کیمبرج نے اپنے خط دربارہ کورٹ مارشل لفٹنٹ کیری صاحب کے تحریر فرمایا ہی کہ کورٹ مارشل مذکور کی کارروائیوں کو تمام اخبارات نے ناپسند کیا ہی ٭

قندھار ۲۰۔ اگست ۱۸۷۹ء۔ یہہ حکم ہوا ہی کہ جب فوج قندھار سے روانہ ہو تو سلسلہ تار برقی کو بھی اُٹھالے۔ مگر سلسلہ مذکور کے قایم رکھنے کے واسطے کوششیں ہو رہی ہیں ٭

ہوا کی حرارت و برودت میں بہت فرق آگیا ہی۔ یعنے رات کو تو آلہ مقیاس الحرارت ۶۰ درجہ تک آجاتا ہی اور دنکو ۹۱ درجہ تک پہونچ جاتا ہی۔ کبھی

کبھی ہیضہ کی واردات وقوع میں آتی ہیں مگر صرف شہر کے دیسی لوگوں میں +

لنڈن ۲۰ اگست۔ انگلستان کی فصل کی اُمیدیں اچھی نہیں ہیں۔ ابھی تک لگاتار بارشیں ہو رہی ہیں +

کمشنران سرحد یونان کے کل اجلاس میں باب عالی نے کانگریس (منعقدہ قبل جنگ روس و روم) کے پروٹوکول کو بنائے سلام پیام منظور کر لیا +

کلکتہ ۲۹ اگست۔ مادہب چندر پالٹ ہیڈ کلارک دفتر صاحب کلکٹر ہورہ کی نسبت بعلت غبن زر سرکاری و جعلسازی پانچ سال قید کا حکم ہوا +

ہورہ کے جنرل اسپتال کے خزانچی اور اہلکار بابت غبن سرکاری جعلسازی نالش فوجداری دائر ہے اور وہ دونوں جیلخانہ میں ہیں +

شملہ ۲۹ اگست۔ میجر سنیڈمین صاحب قلعات سے قندھار کو روانہ ہو گئے۔ جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند نے کل لارڈ ولیم بریسفورڈ صاحب کو تمغہ وکٹوریا کراس عطا فرمایا +

شملہ ۲۸ اگست پولیٹیکل افسر متعین وانکاری نے اِس مضمون کا پیغام تار برقی بھیجا ہے کہ مریوں نے خطرانوں اور بوزداروں پر غارتگری کی ہے اور ۱۴۰ مویشی خطرانوں کے اور ۶۰۰ بوزداروں کے لوٹ لیگئے ہیں۔ بجرانوں اور گلوزانیوں کو بھی کچھ تعلق ہے قندھار سے فوج انگریزی کے چلے جانے کی افواہ کے سبب اِدھر کے اقوام میں بہت اضطرابی پھیلی ہوئی ہے +

سردار علی اکبر خان و سردار علی اصغر خان برادران سردار شیر علیخان نے ہیضہ کر کر انتقال کیا۔ تھوڑے ہی دن ہوئے کہ یہ لوگ ہرات سے آئے تھے۔ اب تو وبائے ہیضہ شہر اور چھاونی سے تقریباً بالکل دور ہو گئی ہے۔ مگر موسم ابھی تک بہت گرم ہے +

شملہ ۲۹ اگست۔ خبر آئی ہے کہ جنرل لزارف صاحب (روسی) نے بمقام چکسلار انتقال کیا +

ایک تازہ خبر سے معلوم ہوا کہ قندھار کی فوجوں کو بہ تواریخ ۲۲ اگست و ۱ و ۴ و ۸ ستمبر قندھار سے روانہ ہونیکا حکم ہو گیا۔ مفصل حالات آئندہ لکھے جاوینگے +

لنڈن ۲۹ اگست۔ کیپ ٹون سے جو خبر ۱۲ اگست کی آئی ہے اُس سے معلوم ہوا کہ سر گارنٹ ولسلی صاحب معہ کرنل کلارک کی فوج مقام اُلنڈی میں داخل ہو گئے ہیں۔ کرنل رسل صاحب کی فوج مقام انلوگان میں جو محصور کیا ہوا ہے اُس میں پہونچ گئی ہے۔ ملک میں امن و امان ہے اور زولوا اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔ اُن سرداروں کے ساتھ جنہوں نے اطاعت کا اقرار کیا تھا خط و کتابت جاری ہے +

سٹی وایو اُلنڈی کے قرب و جوار میں مقیم ہے +

وینا ۲۸ اگست۔ اسٹریا کی فوج نوی بازار میں ۸ ستمبر کو داخل ہو گی۔ کونٹ انڈرسی نے سفارش کی ہے کہ اسٹرو ہنگری میں ایلچی اٹلی کے دربار میں سیر قایم مقام مقرر ہو +

شملہ ۳۰ اگست۔ سنا جاتا ہے کہ اب کابل میں ہیضہ زور پکڑتا جاتا ہے +

بمبئی ۳۰ اگست۔ لزبن کا کارسپانڈنٹ گواخبار کو لکھتا ہے کہ شاہ پرتگال نے لارڈ ولٹن صاحب کو اُنکی عمدہ خدمات کے صلہ میں جو کہ اُنہوں نے انگریزی وزیر مقام لزبن میں ہو کر پرتگال کی نسبت کی تھی ٹنپل آرڈر کے سینٹ گرینڈ کراس کا خطاب عطا کیا ہے +

شملہ ۳۰ اگست۔ آج کے انڈیا گزٹ میں ایک مسودہ شایع ہوا ہے جسمیں لکھا ہے کہ چیف انجنیروں کی تعداد بجائے ۲۲ کے ۱۸ کیجائیگی۔ اور سپرنٹنڈنگ انجنیر بجائے ۶۰ کے ۴۴ رہینگے۔ علاوہ لوکل گورنمنٹوں کو ہدایت ہوئی ہے کہ سکرٹری کا عہدہ اور پبلک ورکس کا شامل کیا جاوے تاکہ اسسٹنٹ سکرٹری رجسٹرار سپرنٹنڈنٹ اور چیف کلارک کے عہدوں میں تخفیف ہو +

مدراس ۳۰ اگست۔ ایک اور دیسی رجمنٹ کو برما جانیکا حکم ہوا ہے +

سنفر مینا کے ایک دستہ کو باغیوں کے ساتھ مقابلہ کر کے پس پا ہونا پڑا۔ اُنہوں نے بندوقوں کے بہت فیر کئے مگر نقصان کچھ نہ ہوا +

قندھار ۲۱ اگست۔ بلوچی رجمنٹ اور پہاڑی باٹری اور پنجاب کیولری نمبر ۲ نے مقام کوکران کو کل کے روز خالی کر دیا ہے۔ اور کل کوئٹہ کی طرف روانہ ہونگے +

کچھ عرصہ بعد کرنل ہلز اسسٹنٹ ایجوٹنٹ جنرل میجر سینٹ جان کپتان کیمبل رایل انجنیر اور ڈاکٹر بربری ٹن ہرات کی طرف روانہ ہونگے +

میجر ہنڈ کاک صاحب کرنل ہلز کے بجائے اسسٹنٹ ایجوٹنٹ جنرل مقرر ہونگے +

بمبئی فوج کے کپتان نکلسن صاحب میجر ہنڈ کاک صاحب کی جگہہ برگیڈ میجر مقرر ہونگے +

کابل ۱۶ اگست۔ محمد ایوب خان کی اِس نالیاقتی سے کہ جن اضلاع کی حکومت اُنکو تفویض ہوئی ہے اُنہیں وہ امن سے نہیں رکھ سکتے لعل پورہ اور کابل میں بہت ناراضی پیدا ہوئی ہے۔ یہاں خبر آئی ہے کہ چند روز ہوئے کہ ڈھاکا اور لنڈی کوتل کے بیچ میں آٹھ دس کاروان شنواریوں نے لوٹ لئے ہیں۔ اِن

سختیوں کے اِنسداد کا خاص ذمہ وار ہو - بے شک خان کی غفلت کی وجہہ سے آمد و رفت بند ہوگئی ہی +

میں پہلے یہہ بات لکھہ چُکا ہوں کہ اُمید ہی کہ کل پندرہ رجمنٹیں یعنے ۱۲ رجمنٹیں پیادوں کی اور دو رجمنٹیں سواروں کی اور کچھہ دستے اسپی توپخانہ امیر صاحب کے ہمرکاب ترکستان افغانی کو جائینگے +

شیخ علی ہزاریان (یہہ ایک قوم ہی جو سڑک مابین کابل و بلخ پر سکونت پذیر ہی) نے امیر سے بغاوت اختیار کی ہی جس کی وجہہ سے کابل اور ترکستان کے بیچ میں بغاوت بند ہوگئی ہی - مگر امیر صاحب بہت جلد اُنپر چڑھائی کرینگے +

کابل میں سردار شیر علیخان کی حکومت قندھار کی نسبت اچھی خبریں آئی ہیں - جو فوج قندھار سے ہرات کو بھیجی گئی تھی وہ بخیریت تمام ہرات میں پہونچ گئی +

محمد ایوب خان برادر امیر صاحب نے دو نئی رجمنٹیں قوم ہزاری میں سے بھرتی کی ہیں +

سر لوئیس کیوگناری صاحب بخیریت اور خوش و خرم ہیں +

سینٹ پیٹرزبرگ - یکم ستمبر زار روس مقام وارسا اور لویڈیا کو تشریف لیگئے ہیں +

جنرل لیزرف کے انتقال کی تصدیق مقام اسکٹ میں ہوگئی ہی +

مقام اسکٹ میں مقام ترک کے ایرانی اطراف پر ترکمان نے روسیوں کے راستہ آمد و رفت پر حملہ کیا +

شملہ ۳ ستمبر - آج ایک تار خبر سے معلوم ہوا کہ افریدی مقیمہ خیبر کے جرگہ پشاور میں آئے ہیں تاکہ انگریزوں کے ساتھہ خیبر کی بابت پختہ انتظام کیا جاوے - اس عمدہ کارگذاری کے لئے پولیٹکل افسران تعریف و تحسین کے مستحق ہیں +

امیر افغانستان نے یہہ حکم دیا ہی کہ سرحد پر امن و امان قایم رکھنے کے لئے بدخشان کو فوج روانہ کیجاوے +

میجر سر رابرٹ سینڈیمن قلات کو ہوائے ہیں اور خان قلات نے ایک عظیم الشان دربار میں بڑی گرم جوشی کے ساتھہ اُن سے ملاقات کی +

جرمنی اور روس کے اخبار نویسوں کے درمیان آج کل ایک خشونت آمیز مباحثہ ہو رہا ہی اور روس کے اخبار نویس گورنمنٹ جرمنی کے ذمہ یہہ الزام لگاتے ہیں کہ اُس نے روس کو تنہا چھوڑ دیا +

بمبئی گزٹ کے پاس ایک خاص تار جیکب آباد سے اِس مضمون کا آیا ہی کہ کپتان باف متعلقہ تیسویں ہندوستانی پلٹن نے چار دہم ماہ حال کو خودکشی کی - یہہ بیان کیا جاتا ہی کہ اُنہوں نے ایک طمنچہ سے اپنے گولی ماری تھی +

جو خبریں سینٹ پیٹرزبرگ سے آئی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہی کہ وہاں بہت سی باروت اور اسی قسم کی بھک سے اُڑجانے والی اشیا ضبط کی گئی ہیں صفوت پاشا یونان کی سرحد کے معاملہ میں تیسرے کمشنر مقرر کئے گئے ہیں +

اخبار برہمو پبلک اُپنین کے پاس معتبر ذریعہ سے یہہ خبر پہونچی ہی کہ یونیورسٹی کلکتہ کی مجلس سنیٹ کی یہہ رائے قرار پائی ہی کہ جو طالب علم اِمتحان داخلہ کے واسطے جانا چاہیں اُن کی نسبت عمر کی کوئی قید نہیں ہونی چاہئے اور مجلس مذکور نے اس قید کے موقوف کئے جانیکی سفارش کی ہی اخبار مذکور کی رائے میں بھی عمر کی نسبت ہر ایک قسم کی قید کا دور کرنا پسندیدہ ہی +

ڈاکٹر لیٹنر صاحب ہمارے قایم مقام ڈایرکٹر آف پبلک انسٹرکشن پنجاب کو شہنشاہ آسٹریا نے آیرن کروں کا تمغہ بھیجا ہی +

نواب صاحب بہاولپور کی مسند نشینی کی نسبت سرکاری طور پر بھی تصدیق ہوئی ہی - کہ نومبر حال میں عمل میں آئیگی اور حضور لفٹنٹ گورنر بہادر خود بنفس نفیس اِس رسم کو ادا کرینگے +

قورم کی خبروں سے معلوم ہوتا ہی کہ وہاں اکثر وقت شب چوروں اور بدمعاشوں کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں مگر مفسد لوگ یا تو سنتریوں کی گولیوں سے مارے جاتے ہیں یا گرفتار ہو کر قید وغیرہ کی سزا پاتے ہیں - بالخصوص جاڑوں کی لمبی لمبی راتوں میں تو اور بھی وارداتیں ہوتی ہیں +

بیماری کی وجہہ سے خاکروبوں کی اِس ملک میں بڑی تلاش ہے - صاحبان فرنگ معقول تنخواہیں دیتے ہیں مگر خاکروب نہیں ملتے - اِس ملک میں شیعوں کی کثرت ہی - اہل سنت جماعت معدوم ہیں - محاربہ کابل میں اونٹ اِس کثرت سے ہلاک ہوئے کہ کسی سوداگر کے پاس ایک بھی اونٹ نہ رہا - سنا ہی کہ سرکار سے اُنکو ہرجانہ اور جبر نقصان ضرور ملیگا +

پشاور میں کابل کے تجاروں اور کاروانوں کی آمد و رفت شروع ہوئی - میوہ جات کثرت سے آتے ہیں +

مقامات مندرجہ ذیل میں اِس حساب سے فوج متعین ہوگی پنجاب پچاس ہزار حیدرآباد آٹھہ ہزار

نفر دکن پانچہزار سات سو چھپائی گوٹری چار ہزار آٹھ سو لکھنؤ پانچہزار تین سو مورا تین ہزار چھ سو کانپور میں دو ہزار دو سو الہ آباد میں تین ہزار ایکسو داناپور دو ہزار نبارس ایک ہزار چھ سو کلکتہ کے علاقہ میں پانچہزار آٹھ سو اور خاص قلعہ کے اندر ایک ہزار آٹھ سو آدمی +

دکن کے چند اضلاع میں بہ کثرت بارش ہونے سے روئی کو نقصان پہونچا ابھی تک وبا اور چیچک کی شکایت رفع نہیں ہوئی ہی +

ملتان میں ۱۶۔ اگست کو خوب پانی برسا سوائے اس تاریخ کے اور کبھی یہاں اس سال پانی نہیں برسا تھا اس بارش قلیل سے جو فایدہ ہوا ہی وہ بھی حد تحریر سے باہر ہی اور اب جوار اور باجرا دونوں بوئے جائینگے +

لکھنؤ میں جو بہت بڑا مقدمہ جعلی کورٹ فیس اسٹامپ کا دایر تھا سوائے دو شخصوں کے سب کے سب سزا پائینگے فیصلہ آج یعنی ۲۲۔ اگست کو سنا جائیگا +

نواب گورنر جنرل ہند اور لیڈی لٹن چند روزوں کے لئے جینی میں قیام فرمائینگے سنتے ہیں کہ یہاں کی آب و ہوا بہت خوب ہی +

میرٹھ جہانسی اور بریلی میں آج کل پھر وبا کے جھونکے چل رہے ہیں آگرہ میں بخار کی از حد شکایت ہی +

حضور وزیر اعظم ہند نے قطعی احکام جاری کئے ہیں کہ ویسرائے کی کونسل کے زاید ممبر جو کوہ شملہ پر جایا کرتے تھے نہ جایا کریں +

لودیانہ

ہفتہ حال میں اکثر ابر محیط آسمان رہا اور تین دفعہ تقاطر بھی ہوا مگر پیر کے روز کچھ عرصہ تک خوب زور شور سے پانی پڑا اور شام تک بوندا باندی ہوتی رہی۔ کاشتکار اُمید کرتے ہیں کہ فصل حال اوسط درجہ کی ہو جاویگی جس روز سے بارش ہونے لگی ہی غلہ بھی رو بارزانی ہو گیا ہی اور یقین ہی کہ اور بھی ارزاں ہو جائیگا +

جمعہ کے روز یہاں خبر پہونچی کہ موضع بیرمی میں ایک عورت نے خودکشی کی ہی چنانچہ پولیس انکشاف راز کے لئے وہاں گئی سو بعد تحقیقات کے سوائے خودکشی کے اور کچھ معلوم نہ ہوا +

سنا تھا کہ ڈہلوں کے علاقہ میں ایک حجام نے ایک لڑکیکو مار کر کھیت میں ڈالدیا تھا بعد تحقیقات کے مجرم گرفتار ہو گیا ہی +

یکم ستمبر سے عدالت ہائے دیوانی ایک ماہ کے لئے بند ہو گئی ہیں اور عدالت فوجداری کا اجلاس بھی ہفتہ میں تین روز ہوا کریگا اور خزانہ بھی تین ہی روز یعنی پیر و بدھ و جمعہ کو کھلا کریگا +

سرنا بزاز کے مقدمہ کی تلاش میں یہاں کی پولیس کے آدمی سہارنپور گئے تھے چنانچہ وے مجرم تو دستیاب نہ ہوئے مگر ایک شخص مسمی نظام الدین جو بندوبست کا فرضی ہیڈ کلارک بنا تھا اور پھر سرکار نے اُسکو گرفتار کیا تھا۔ فرد جرم لگ چکی تھی صرف اگلے روز حکم سنانا تھا اور نظام الدین دو سو روپیہ ضمانت پر چھوڑا ہوا تھا اور رات کے وقت فرار ہو گیا تھا اب سہارنپور میں گرفتار ہو گیا ہی اُمید ہی کہ کامل سزا پاویگا +

پرسوں ایک گمنام خط بذریعہ ڈاک جسپر لودیانہ کی مہر تھی لالہ جگومل ساہوکار کے پاس بدیں مضمون پہونچا کہ تم نے خبردار رہنا میں تمکو جنگل میں ضرور قتل کر ڈالونگا چنانچہ جگومل نے وہ خط کوتوالی میں پیش کیا کاتب کی تلاش ہی +